بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com
نمبر حوالہ/Ref ______　　تاریخ/Date ______

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شفقتوں اور جُود و سخا کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 03/ جولائی 2026ء (03/ وفا 1405 ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد, تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کی شفقتوں اور جُود و سخا کے چند واقعات پیش کروں گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آپؑ کی عطا ایک دریائے بیکراں تھی اور آپؑ کا ہاتھ ابرِ گوہر بار تھا برستا تھا اور سیراب کرتا چلا جاتا تھا اور یہ سلسلہ رمضان کے مہینے میں بہت بڑھ جاتا تھا۔

عبدالغفار کشمیری صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب اُن کی شادی ہوئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں دو قیمتی زیور دیے اور یہ بات حضورؑ کی بعثت سے پہلے کی ہے جب آپؑ ابھی گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

والدہ بشیر صاحب بھٹی بیان کرتی ہیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی شادی کے موقعے پر ایک میراثی عورت ڈھول لے کر آئی اور بجانا شروع کر دیا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ یہ نہ بجائے اور جو کچھ یہ مانگتی ہے اسے دے دو۔ چنانچہ اسے چار پانچ روپے دے دیے گئے۔ پھر وہ کہنے لگی کہ مجھے سردی لگتی ہے۔ اس پر آپؑ نے اسے ایک رضائی بھی دلوا دی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ سب سے اوّل یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آپؑ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہیں تھا۔ آخری ایام کے کچھ سالوں میں آپؑ کے پاس سلے سلائے کپڑے بہت آتے تھے،

خاص طور پر کوٹ وغیرہ۔عمامہ اکثر خود خرید کر باندھتے تھے۔جس طرح کپڑے تیار ہوتے تھے اسی طرح خرچ بھی ہوتے جاتے تھے۔(یعنی تبرک مانگنے والوں کو عطا کر دیے جاتے تھے۔)

حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی محمد احسن صاحب نے مجھ سے چشمہء مسیحی کا ایک نسخہ طلب کیا۔ مَیں نے جواب دیا کہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ اتنے نسخے دفتر میں موجود ہونے چاہئیں کیونکہ بعض اوقات گورنمنٹ طلب کرتی ہے۔اب کوئی نسخہ زائد نہیں ہے۔آپ حضرت صاحبؑ کی خدمت میں لکھ کر عرض کر سکتے ہیں۔ان کے لکھنے پر حضورؑ نے ایک نسخہ عطا فرما دیا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کے پاس مشک ہوتا تھا۔ایک دفعہ مَیں نے عرض کیا کہ حضور! مجھے مشک چاہیے۔حضورؑ نے اس پر ڈبیہ میرے آگے کر دی کہ اس میں سے جتنا چاہیے لے لیں۔مَیں نے اس میں سے تھوڑا سا اٹھایا تو حضورؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اور پھر تولہ ڈیڑھ تولہ کے نزدیک مشک حضورؑ نے از خود مجھے دے دیا۔

آپؑ کے دل میں اپنے دوستوں کے لیے کتنا درد تھا اس کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو بچہ تولد ہوا اور اُس کے ساتویں دن مغرب کے قریب اسے تشنج کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ مَیں مغرب کے بعد حضورؑ کے پاس دوڑا گیا حضورؑ نے فرمایا کہ یہ تو بہت خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے۔تم اپنی بیوی کو ہینگ دے دو اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے بعد مجھے اطلاع دو۔مَیں عشاء کے بعد دوبارہ گیا اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہوگئی ہے۔ حضورؑ مختلف دوائیں تجویز فرماتے رہے مگر مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔یہاں تک کہ ایک وقت پر مریضہ کو قے ہوئی، جو اس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے، اس کے بعد سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھنچ گئی، آنکھوں میں اندھیرا آ گیا اور زبان بند ہوگئی۔ مَیں بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا، حضورؑ نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کیوں خیر ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ اب تو حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔حضورؑ نے سب تفصیل سُن کر فرمایا کہ دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ سب تو ہم نے چلا لیے۔اب ایک ہتھیار باقی ہے جو دعا ہے۔تم جاؤ! اب مَیں دعا سے اُس وقت سر اٹھاؤں گا کہ جب اسے صحت ہوگی۔

مَیں یہ سن کر واپس آیا اور بیوی سے کہا کہ اب تجھے کیا فکر ہے، اب تو ٹھیکے دار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔اس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔مَیں گھر آیا اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں جا کر سو گیا۔صبح کسی برتن کی آہٹ سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بیوی صحت یاب ہو چکی ہے۔اس نے بتایا کہ آپ تو سو رہے تھے۔دو گھنٹے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس واقعے میں دوستوں کے لیے درد اور عطا دونوں کے اعلیٰ ترین معیاروں کا پتا چلتا ہے۔

ایک دفعہ قادیان کے ایک سخت معاند کو اپنے کسی عزیز کے لیے مشک کی ضرورت پڑی، صرف یہ نہیں کہ مشک ملتا نہ تھا بلکہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔ وہ حضورؑ کے دروازے پر گیا اور مشک کا سوال کیا، حضورؑ نے فوراً ہی نصف تولہ کے قریب مشک اُس کے حوالے کر دی۔

جب طاعون پھیلی تو حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحی اور علم کے ماتحت ایک دوا تیار کرنا شروع کی اور اُس کا نام تریاقِ الٰہی رکھا۔ اس دوا میں کئی ہزار کے جواہرات ڈالے گئے، بہت سی قیمتی ادویات ڈالی گئیں۔ جب یہ دوا تیار ہوئی تو حضورؑ نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ اسے تقسیم کیا۔ باہر سے طلب کرنے والوں کو رجسٹرڈ پارسل بھی اپنے خرچ سے بھجواتے رہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنے خط میں حضورؑ سے عرض کی کہ بباعثِ حمل گھر میں ایسی تکلیف ہے کہ کھانا تیار نہیں ہوسکتا، روٹی تو تندور پر پکوالی جاتی ہے مگر ہانڈی کے واسطے مشکل ہے، اور گزارش کی کہ لنگر سے کھانا لگوا دیا جائے۔ اس پر حضورؑ نے لنگر کے انچارج کو ہدایت فرمائی کہ مفتی صاحب کو لنگر سے دو وقت عمدہ سالن دے دیا کریں۔

ایک دفعہ تحقیق کے لیے ایک وفد نصیبین بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔ وفد کے ارکان کو تیاری کے لیے حضورؑ نے پچاس پچاس روپے عطا فرمائے۔ بعد میں بوجوہ یہ وفد نہ جاسکا۔ جب وفد کے ایک رکن نے وہ پچاس روپے واپس کرنا چاہے تو حضورؑ نے فرمایا کہ جو ہم کسی کو دے دیا کرتے ہیں وہ ہم واپس نہیں لیتے۔

ایک دفعہ لنگر کے لیے خرچ ختم ہوگیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ بی بی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے اسے فروخت کر کے سامان کرلو۔ دو دن بعد پھر خرچ ختم ہوگیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے، انتظام کر دیا تھا، اب ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ جس کے مہمان ہیں وہ خود انتظام کر دے گا۔ چنانچہ صبح آٹھ نَو بجے جب چٹھی رساں آیا تو اس کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈرز تھے جو سَو سَو پچاس پچاس روپے کے تھے، جو مختلف جگہوں سے آئے تھے۔ حضورؑ نے وہ منی آرڈرز وصول کر کے توکّل پر تقریر فرمائی۔

ایک دفعہ قحط کا زور ہوا تو حضورؑ نے حکم دیا کہ لنگر میں آٹا پکتا رہے اور روٹی تیار رہے۔ روٹی مانگنے والے کو روٹی دی جائے اور کوئی خالی ہاتھ نہ جائے۔

شیخ حامد علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ آخر عمر تک حضورؑ نے مجھ سے کبھی حساب نہیں مانگا اور نہ کبھی ناراض ہوئے۔

حضرت شیخ احمد دین صاحبؓ کو ایک بار حضورؑ نے کسی کام سے روانہ کیا اور ہدایت فرمائی کہ اگلے روز جلدی آجانا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اگلے روز تاخیر سے پہنچا تو حضورؑ میری فکر میں ایک آدمی روانہ کر چکے تھے۔ مَیں جب حضورؑ کی

خدمت میں پہنچا تو سب سے پہلے حضورؑ نے فرمایا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ حضورؑ کے حال دریافت فرمانے سے میرا دل باغ باغ ہوگیا۔ مَیں نے حساب دینا چاہا تو حضورؑ نے فرمایا: ہمارا اور آپ کا کیا حساب۔ یہ پیسے تم اپنی ضرورت میں خرچ کرلو۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب ؓ نے حضورؑ سے ایک مرتبہ کچھ قرض لیا۔ جب آپ ؓ نے وہ قرض کا روپیہ واپس بھجوایا تو حضورؑ نے یہ ناپسند کیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے روپیہ کو اپنے روپیہ سے الگ سمجھتے ہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر کرتے ہیں کہ جب سے حضرت اقدس نے بعثت کا اعلان کیا اور لوگوں کو یہ بھی علم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے لوگ علی العموم آپ سے کپڑوں کا سوال کرتے تھے اور آپ کبھی کسی کو جواب نہیں دیتے تھے اور بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کے بدن پر ہی کپڑے رہ جاتے تھے اور سب دے دیے جاتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کسی غریب عورت نے کچھ چاول چرا لئے۔ لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور شور پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت اپنے کمرے میں کام کر رہے تھے شور سن کر باہر تشریف لائے تو یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب خستہ حال عورت کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو واقعہ کا علم ہوا اور اس غریب عورت کا حلیہ دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا۔ فرمایا یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دے کر رخصت کردو اور کبھی دے دو اور خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب یہ واقعہ بیان کر کے لکھتے ہیں کہ اس واقعہ پر کوئی جلد باز شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ بات تو چوری پر دلیری پیدا کرنے والی ہے یا ایک چور ہے اس کو آپ دلیر بنا رہے ہیں مگر دانا لوگ سمجھتے ہیں عقلمند سمجھتا ہے کہ جب مال خود حضرت مسیح موعود کا اپنا تھا اور لینے والی عورت ایک بھوکی بھوکوں مرتی کنگال عورت تھی تو یہ چوری پر اعانت نہیں بلکہ حقیقتاً اطعام مسکین میں داخل ہے۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے حالات میں جبکہ چوری کرنے والا بہت غریب ہو اور انتہائی بھوک کی حالت میں کوئی کھانے کی چیز اٹھالے تو اسے سارق نہیں گردانا بلکہ چشم پوشی سے کام لیا ہے۔ یہ ہیں اپنے آقا کی کامل اتباع کے نمونے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم

★...★...★

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔